پر چھوٹی بڑی، اچھی بُری سینکڑوں کتابیں شائع ہوچکی ہیں جن میں غالب کی زندگی اور اس کے فن کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو زیرِ بحث گفتگو نہ آگیا ہو، اس لیے سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب نے جب ان تقریبات میں شرکت کا ارادہ کیا تو اپنے لیے مندرجہ بالا عنوان منتخب کیا، جو ایک حد تک اس سب کا جامع ہے جو اب تک غالب پر مدح میں یا قدح میں لکھا گیا تھا۔ چنانچہ زیرِ تبصرہ کتاب میں جو صرف حصّہ اوّل ہے، غالب کے معاصرین اور ان کے شاگردوں سے لیکر ڈاکٹر عبداللطیف (حیدرآباد) تک کے تمام لوگوں کی تحریروں کا ان کو جن میں غالب کی نسبت اظہارِ خیال کیا گیا ہے، یکجا کر دیا گیا ہے، اس بنا پر اس کتاب کا یہی فائدہ کچھ کم نہیں ہے کہ یہ بہت سی کتابیں پڑھنے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ مزید برآں لائق مؤلف نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ان تحریروں پر تبصرہ بھی کیے گئے ہیں، اس چیز نے کتاب کی افادیت کو دوچند کر دیا ہے۔ کتاب بڑے سلیقے اور عمدگی سے مرتب کی گئی ہے۔ اندازِ بیان دلکش اور لطف آفریں ہے، غالب اور غالبیات کے طالب علم اور اساتذہ کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

مخدوم علی مہائمی

از مولانا عبدالرحمٰن پرواز اصلاحی۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۳۱۲ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت -/۱۶
پتہ، نقش کوکن، پبلی کیشن ٹرسٹ۔ بمبئی ۹

شیخ سید مخدوم علی مہائمی آٹھویں صدی ہجری میں ہندوستان کے اکابر مشائخ و علماء میں سے ہیں، وسعتِ علم، دقتِ نظر اور کشف و بیانِ حقائق اور سلوک و معرفت میں مسلک کے اعتبار سے آپ کو شیخ محی الدین ابن عربی کا مثنیٰ کہنا چاہیے، ۸۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ مہائم میں آپ کا عظیم الشان مقبرہ مرجع عوام و خواص ہے۔ آپ کی تفسیر جو تفسیر مہائمی کے نام سے ارباب علم میں متداول اور مشہور ہے، اپنی چند خصوصیات کے اعتبار سے کتب تفسیر میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ حضرت شیخ کثیر التصانیف تھے لیکن آپ کے